ثَقافَةُ التَّبَرُّعِ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَاسِعِ فِي عَطَائِهِ، الْكَرِيمِ فِي جَزَائِهِ، دَعَا إِلَى التَّبَرُّعِ وَالْإِحْسَانِ، وَوَعَدَ بِالْأَجْرِ وَالرِّضْوَانِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، ﴿**وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى**﴾.

عزیزانِ محترم، اَصحابِ اِیمان! ایک بلند ایمانی قدر ہے، اِنسانیّت بھری اَعلیٰ ثقافت وطرزِ عمل ہے، جو در حقیقت معاشرے کی تکمیل کا ذریعہ ہے، اُخوّت و بھائی چارگی کی بنیاد ہے، فضیلت ومرتبت کی معراج ہے، میرے بھائیو، یہ ایمانی قدر صدقات و خیرات کرنے کی ثقافت وعادت ہے، جسکا مطلب: بغیر کسی غرض ولالچ کے عطا کرنا ہے، بلا معاوضہ خیر واحسان کرنا ہے، بغیر کسی بدلے وقیمت کے خرچ کرنا ہے، جسکا مقصودِ واحد اللہ رب العزت کی رضا اور اُسکی خوشنودی طلب کرنا ہے.

میرے بھائیو! صدقہ و خیرات کے میدان بہت وسیع ہیں، اُسکے مختلف طریقے اور متنوّع انداز ہیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: «**كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ**»، "ہر نیکی

صدقہ ہے". اس حدیثِ پاک کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے أصحاب کے دلوں میں صدقہ و خیرات کی ثقافت کو راسخ فرمایا، خیر کے ہر باب میں خرچ کرنے کی محبت کو اُنکے اندر اُجاگر فرمایا، چنانچہ صدقات و خیرات کا اگر ایک راستہ بند ہوتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اَجمعین اُسکے دوسرے راستے اختیار فرماتے اور اپنی خیرات و اِحسان کا سلسلہ جاری رکھتے، لہٰذا اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنا صدقہ ہے، مساجد اور ہسپتالوں کی تعمیر میں خرچ کرنا صدقہ ہے، اپنے علم و ہُنر کو آگے منتقل کرنا صدقہ ہے، لوگوں کی مدد کرنا صدقہ ہے، نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: «تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ: صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ... وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ»، "دو آدمیوں کے درمیان عدل (انصاف) کرنا صدقہ ہے، کسی آدمی کا سواری پر سوار کرنے میں تعاون کرنا، اُسے سواری پر سوار کرانا اور سواری پر اُس کا سامان لادنا صدقہ ہے، اور اچھا بول کہنا صدقہ ہے، نیز راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کرنا بھی صدقہ ہے".

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: لوگوں میں اللہ کے نزدیک سب سے محبوب کون ہے؟ اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے محبوب کون ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ، وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا، أَوْ

تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا... »، "وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں جو دوسرے لوگوں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوں، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ اَعمال یہ ہیں کہ تم اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرو، اُس سے کوئی تکلیف دور کرو، اس کا قرض چُکاؤ اور اُسے کھانا کھلاؤ".

میرے بھائیو، یہ سب اعمال صدقہ کے عظیم پہلوؤں اور اُسکے جلیل القدر ابواب میں سے ہیں، اور اِن میں سے بھی سب سے عظیم و نفع مند عمل کھانا کھلانا اور پانی پلانا ہے، چنانچہ ہمارے پیارے نبی جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گُزر ایک قوم پر سے ہوا، جو بطورِ نیکی واِحسان لوگوں کو پانی پلانے کی غرض سے کنویں میں سے پانی نکال رہے تھے، تو آپ علیہ السلام نے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا: «اعْمَلُوا؛ فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ»، ثُمَّ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا -أَيْ: يُزَاحِمَكُمُ النَّاسُ عَلَى السِّقَايَةِ- لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ». کام کرتے جاؤ کہ ایک اچھے کام پر لگے ہوئے ہو، پھر فرمایا: اگر مجھے اِس چیز کا اَندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تمہیں پریشان کر دینگے، یعنی لوگ مجھے دیکھ کر پانی کھینچنے کے لیے دوڑ پڑیں گے اور تم کو تکلیف ہوگی، تو میں خود کنویں میں اترتا اور رسی اپنے کندھے پر رکھ کر پانی نکالتا.

تو ملاحظہ کیجیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی نفع رسائی کے لیے صدقہ کرنے کو کتنی اہمیت دی.

اللہ کے بندو! صدقات وخیرات کا اثر باقی رہنے اور اور اُسکے بڑے اَجر کی ایک عظیم صورت وقف صدقات ہیں، کیونکہ وقف کا نفع عمومی ہوتا ہے، اُسکے خیر کا اثر تادیر باقی رہتا ہے، اسی طرح شرعی اور قانونی اُصول و ضوابط کے مطابق اپنے خون، خَلیوں اور اَعضاء کا عطیہ بھی صدقہ ہے، کیونکہ اِس کے ذریعے کسی انسان کی جان بچائی جا سکتی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾، "اور جس نے کسی کو زندگی بخشی اُس نے گویا تمام انسانوں کی زندگی بخشی".

یہ ایسا صدقہ ہے جو جانوں میں زندگی کی اُمنگ بھرتا ہے، دلوں میں خوشی کی لہر پیدا کرتا ہے، مریض میں اُمید کی کرن جگاتا ہے، اُسکے اہل خانہ میں مسرّت پیدا کرتا ہے،

تو میرے بھائیو! اِس سے بلند قدر و قیمت والا، اِس سے اَعلی فضیلت والا، اور اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ اجر و ثواب والا صدقہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ تو خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے اپنے خون کا عطیہ کر کے کسی کی جان بچائی، یا اپنے اعضاء کا عطیہ کر کے کسی کو مرض سے نجات دلائی، اور اپنی عطاء و خیرات سے لوگوں میں شفقت و ہمدردی بانٹی، یہی لوگ نیکی واحسان کرنے والے ہیں جنکے دل رحمت وایمان سے لبریز ہیں.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ التَّبَرُّعَ بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الْبِرِّ، وَسَبِيلًا كَرِيمًا لِنَيْلِ الْأَجْرِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أَمَّا بَعْدُ:

عزیزانِ گرامی، اَصحابِ اِیمان! صدقہ کوئی عارضی سا عمل نہیں ہے، بلکہ یہ ایک مضبوط و مستحکم ایمانی صفت ہے، ایک پائیدار و مسلسل جاری رہنے والا طرزِ عمل ہے، جو معاشرے میں باہمی اتحاد و آپسی روابط کو مضبوط کرتا ہے، اُن میں مشترکہ تعاون اور ایک دوسرے کے ساتھ رحمدلی کی قدروں کو بلند کرتا ہے، یہ ایسا عمل ہے جس میں صاحبِ خیر کو قلبی خوشی نصیب ہوتی ہے، شرحِ صدر اور سکونِ نفس حاصل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے:

﴿وَلَسَوْفَ يَرْضَى﴾، "یقین رکھو ایسا شخص عنقریب خوش ہوجائے گا".

میرے بھائیو! صدقہ کرنے سے انسان کا نفس بُخل سے پاک ہو جاتا ہے، اور کنجوسی سے نجات پا جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾، "اور جو لوگ اپنی طبیعت کے بُخل سے محفوظ ہوجائیں، وہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں".

اور روزِ قیامت اللہ رب العزت صدقہ و خیرات کرنے والوں کو اُنکے صدقات کا بہترین صلہ عطا فرمائے گا، بلکہ جتنا انہوں نے خرچ کیا اُس سے کئی گُنا زیادہ اُنہیں نوازے گا، جیسا کہ اللہ

رب العزت کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾، "اور تم جو چیز بھی خرچ کرتے ہو وہ اس کی جگہ اور چیز دے دیتا ہے، اور وہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے"۔

اور ایک جگہ ارشاد فرمایا: ﴿وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾، "اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کہیں زیادہ بہتر اور کہیں زیادہ پائیدار ہے، کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے؟"۔

تو میرے بھائیو، صدقات و خیرات کے اتنے عظیم اجر و ثواب سے اپنے آپکو محروم نہ رکھیں، صدقہ کیجیے، جتنی آپ کی استطاعت ہو، جتنا آپ آسانی سے کر سکیں، اور اپنے اہل خانہ میں بھی یہ عظیم ایمانی صفت راسخ کیجیے، اپنے بچوں میں یہ عادت پُختہ کیجیے، آپکا رب آپ سے راضی ہو گا، اور آپکے معاشرے کے لیے بھی یہ خوشی و شادمانی کا سامان ہو گا۔

اے اللہ، صدقات و خیرات کو ہماری عادت و ثقافت بنا، عطا و احسان کے طریقے پر ہمیں گامزن فرما، سخاوت کو ہمارا اَخلاق، اور فیاضی کو ہماری عادت بنا، ہمیں اپنی مخلوق کے لیے نفع بخش، اور نیکی کے دروازوں کی توفیق پانے والا بنا، ہمیں بھلائی کے میدانوں میں آگے بڑھنے والا بنا، اخلاصِ نیت اور تیری رضا کی خاطر صدقات و خیرات کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ، ہمیں سخی دل عطا فرما، جو دیتے ہیں اور کنجوسی نہیں کرتے، احسان کرتے ہیں تو جتلاتے نہیں، صدقات کرتے چلے جاتے ہیں اور اُس سے رُکتے نہیں، نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور پیچھے ہٹتے نہیں، اپنی عطا و صدقات سے ہمیشہ تیری رضا وخوشنودی اور اجر و ثواب کے امیدوار رہتے ہیں".

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَى التَّبَرُّعِ سَبَّاقِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ،

يَا مَنْ لَا تَرُدُّ مَنْ نَادَاكَ، وَلَا تُخَيِّبُ مَنْ رَجَاكَ، مَنِ الَّذِي دَعَاكَ فَلَمْ تُجِبْهُ، مَنِ الَّذِي اسْتَجَارَكَ فَلَمْ تُجِرْهُ، وَمَنِ الَّذِي اسْتَعَانَ بِكَ فَلَمْ تُعِنْهُ، اهْدِنَا بِهُدَاكَ، وَاجْعَلْ عَمَلَنَا فِي رِضَاكَ، وَاقْضِ حَوَائِجَنَا، وَاشْفِ مَرْضَانَا، وَارْحَمْ مَوْتَانَا، وَاحْفَظْ أَوْلَادَنَا، وَأَسْعِدْ أُسَرَنَا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشَّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارحَمِ الشَّيْخ زَايد، وَالشَّيخ راشد بن سعيد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ يَا وَاسِعَ الرَّحْمَةِ، وَيَا عَظِيمَ الْمِنَّةِ، اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ. اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا، فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا. اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، هَنِيئًا مَرِيئًا، تُحْيِي بِهِ الْبِلَادَ، وَتَرحَمُ بِهِ الْعِبَادَ، وَتَجْعَلُهُ قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.